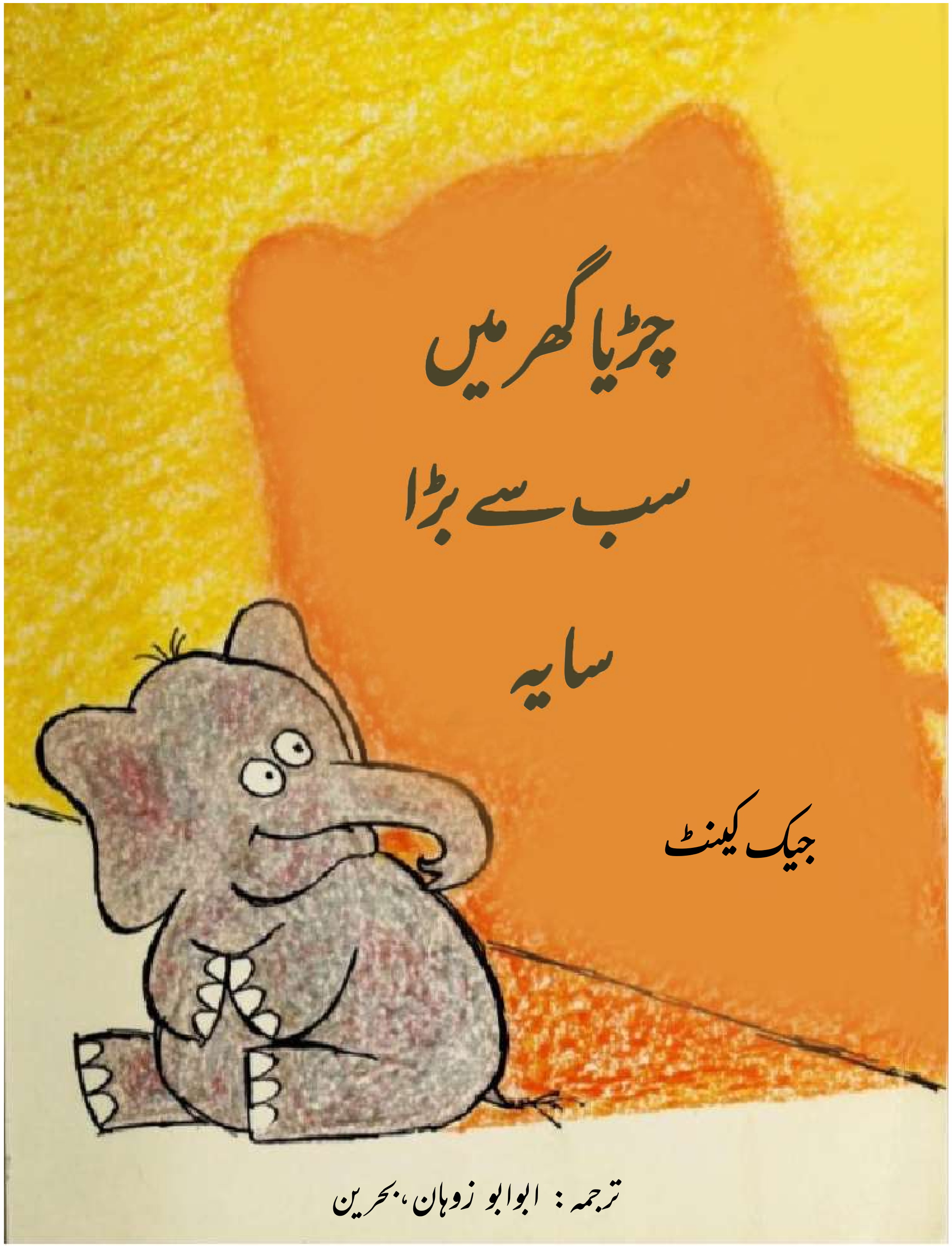


چڑیا گھر میں سب سے بڑا سایہ

جیک کینٹ

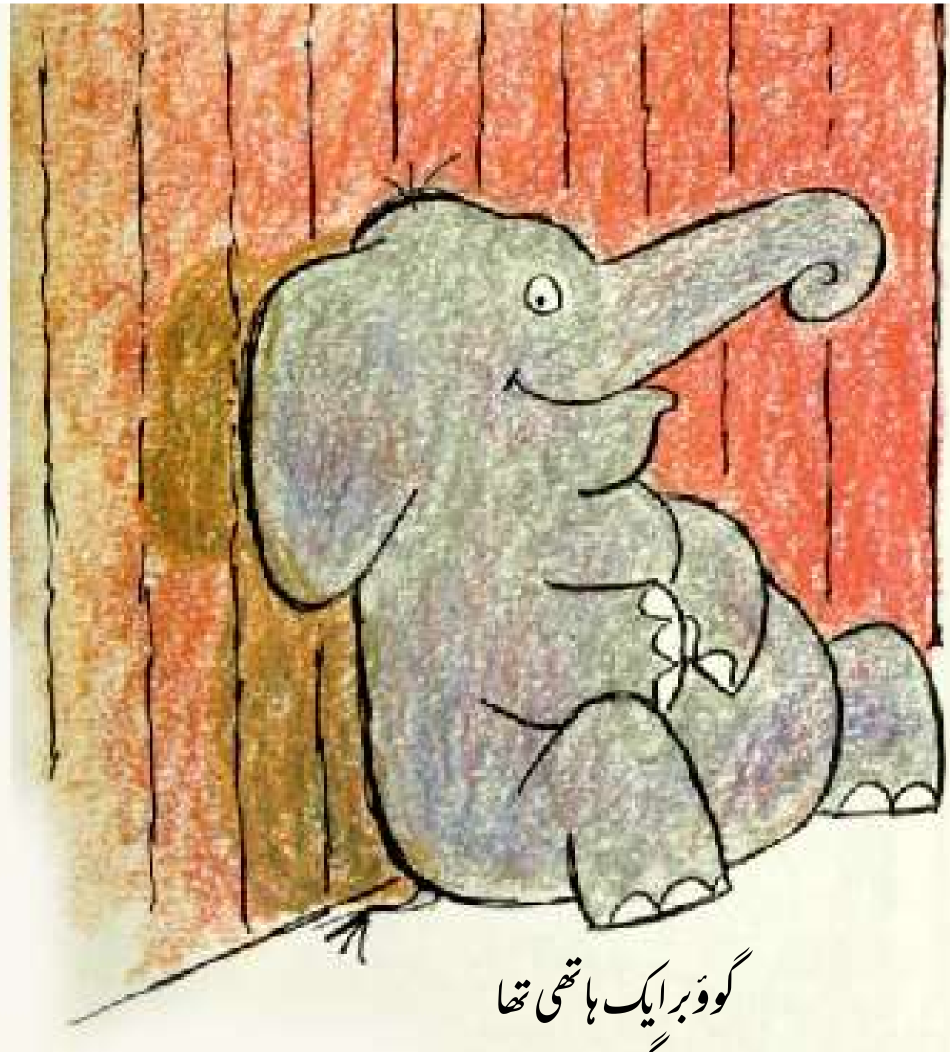
ترجمہ : ابوابو زوہان، بحرین

چڑیا گھر میں
سب سے بڑا
سایہ

جیک کینٹ



ترجمہ : ابوابو زوہان، بحرین

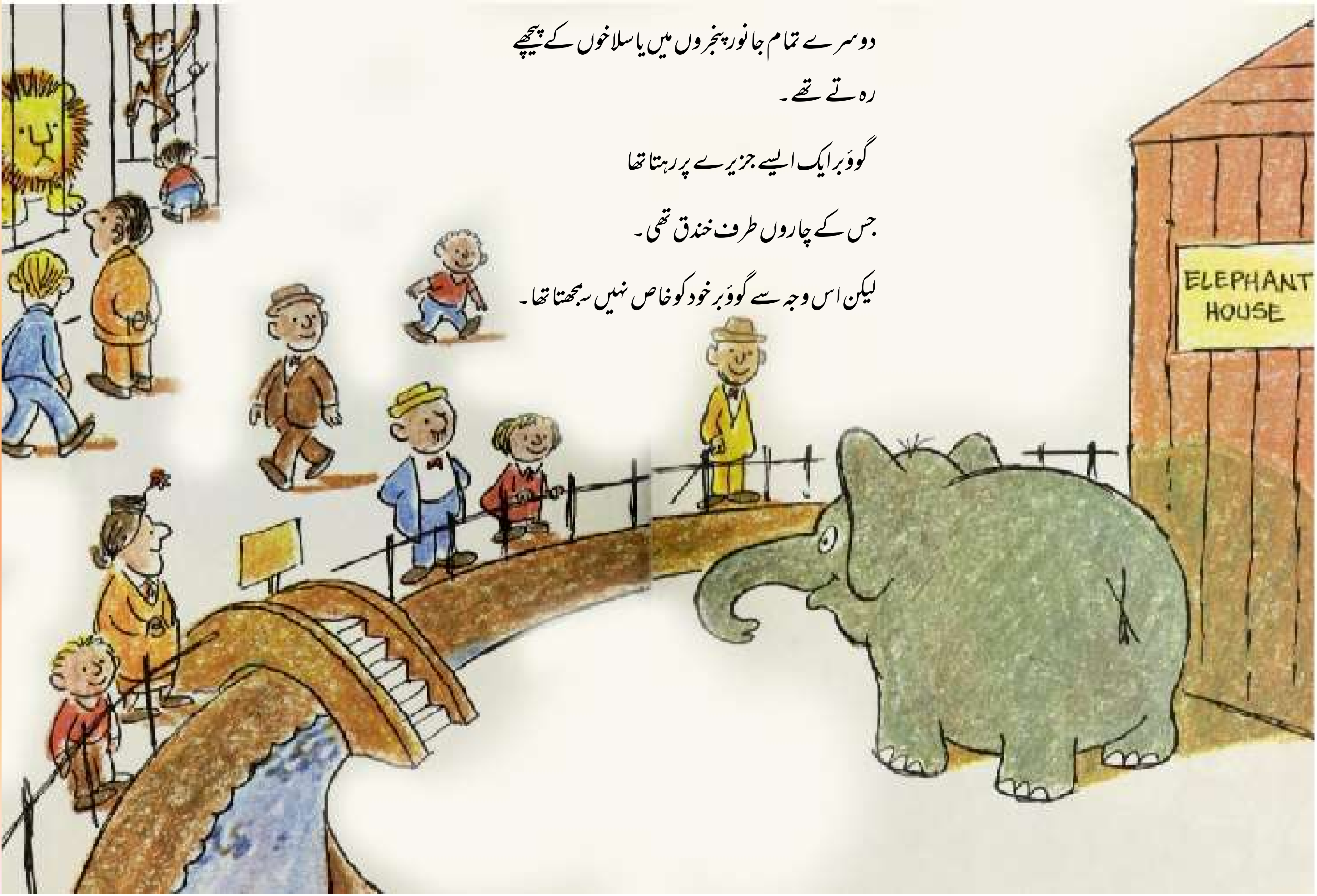


گووَبر ایک ہاتھی تھا
جو چڑیا گھر میں رہتا تھا۔
گووَبر بہت خاص تھا۔
کم از کم اُس کا تو یہی خیال تھا۔

دوسرے تمام جانور پنجروں میں یا سلاخوں کے پیچھے
رہتے تھے۔

گووَبر ایک ایسے جزیرے پر رہتا تھا
جس کے چاروں طرف خندق تھی۔

لیکن اس وجہ سے گووَبر خود کو خاص نہیں سمجھتا تھا۔



خندق کے اوپر ایک پل تھا جس پر ایک بورڈ لگا ہوا تھا۔

اس بورڈ پر لکھا تھا، "ہاتھی کی سواری 10 سینٹ۔"

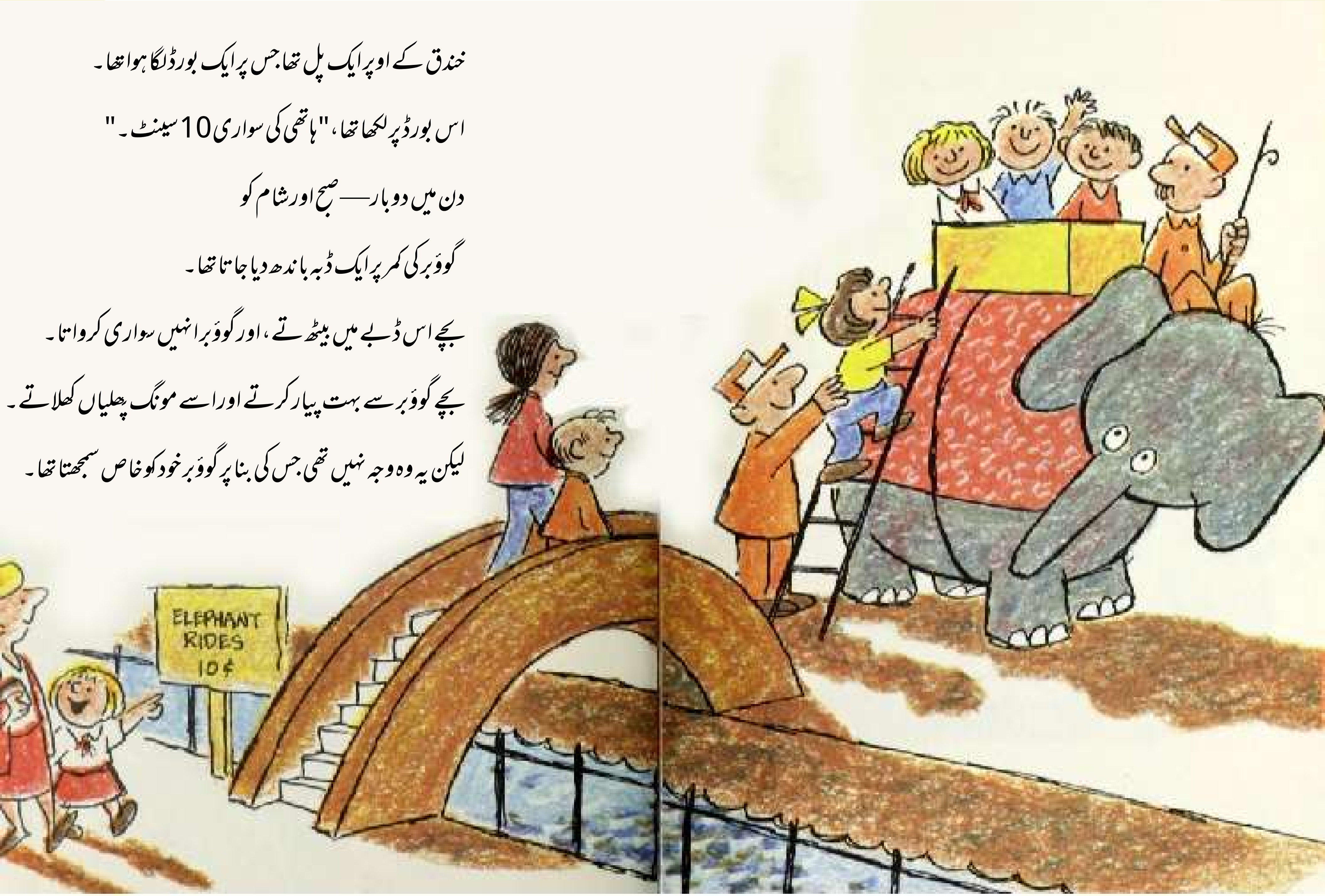
دن میں دو بار—— صبح اور شام کو

گووَبر کی کمر پر ایک ڈبہ باندھ دیا جاتا تھا۔

بچے اس ڈبے میں بیٹھتے، اور گووَبر انہیں سواری کرواتا۔

بچے گووَبر سے بہت پیار کرتے اور اسے مونگ پھلیاں کھلاتے۔

لیکن یہ وہ وجہ نہیں تھی جس کی بنا پر گووَبر خود کو خاص سمجھتا تھا۔



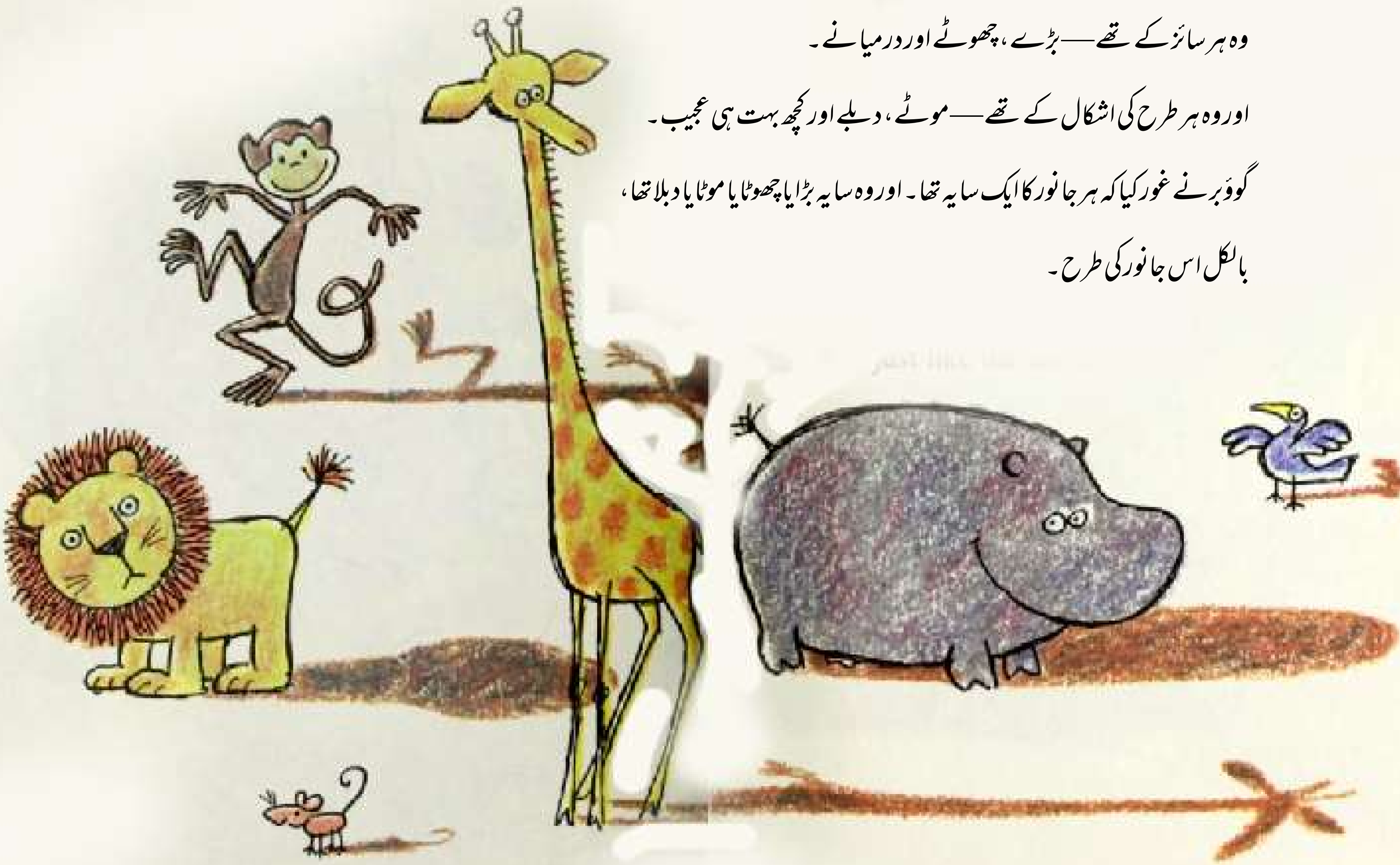
اپنے جزیرے سے، گوؤبر دوسرے زیادہ تر جانوروں کو دیکھ سکتا تھا۔

وہ ہر سائز کے تھے — بڑے، چھوٹے اور درمیانے۔

اور وہ ہر طرح کی اشکال کے تھے — موٹے، دبلے اور کچھ بہت ہی عجیب۔

گوؤبر نے غور کیا کہ ہر جانور کا ایک سایہ تھا۔ اور وہ سایہ بڑا یا چھوٹا یا موٹا یا دبلا تھا،

بالکل اس جانور کی طرح۔





گووَبر کو اپنے سائے سے بہت لگاؤ تھا۔

اوراس کا سایہ بھی گووَبر کا دلدادہ معلوم ہوتا تھا۔

وہ ہمیشہ ساتھ رہتے تھے۔

وہ بہت اچھے دوست تھے۔

گووَبر نے ایک اور بات محسوس کی۔

اُس کا سایہ چڑیا گھر میں سب سے بڑا

سایہ تھا۔

اور یہی وہ وجہ تھی کہ گووَبر نے سوچا کہ

وہ خاص ہے۔

ایک دن گوؤبر وہ مونگ پھلیاں پکڑ رہا تھا جو بچے اس کی طرف پھینک رہے تھے۔

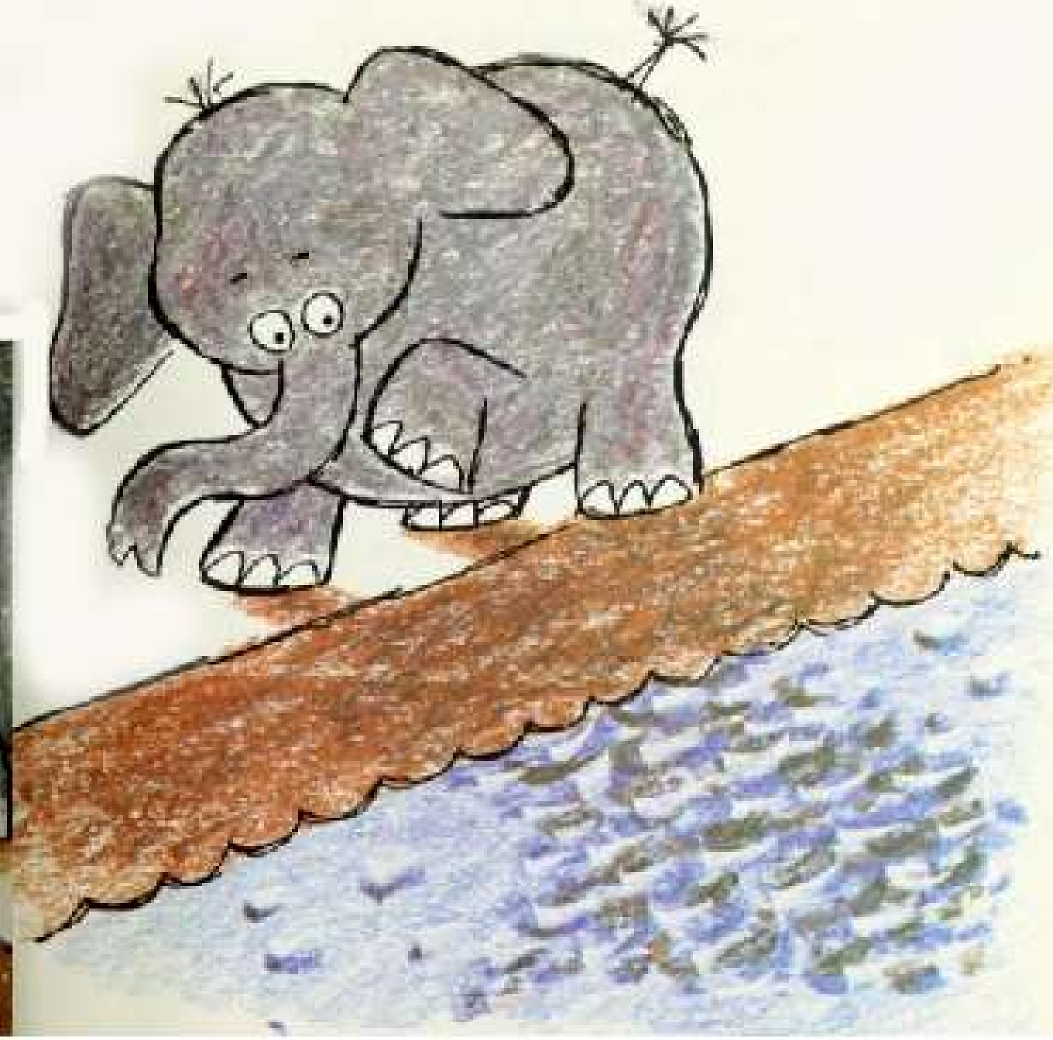
اس کا سایہ حسبِ معمول اس کے ساتھ تھا۔

جب گوؤبر نے مونگ پھلی پکڑنے کے لئے اپنی سونڈ ہلائی،

تو اس کے سائے نے بھی اپنی سونڈ ہلائی اور اسے پکڑنے کا بہانہ کیا۔



گوؤبر یہ دیکھنا بھول گیا کہ وہ کہاں جا رہا ہے اور خندق کے اتنے قریب پہنچ گیا کہ وہ تقریباً اس میں گرنے ہی والا تھا۔ لیکن اس کا سایہ گر گیا۔



جب گووَبر خندق کے کنارے پر جھکا،
تو اسے اپنا سایہ نیچے پیندے میں نظر آیا۔
گووَبر کافی پریشان تھا۔
اسے ڈر تھا کہ کہیں اس کے سائے کو گرنے سے چوٹ نہ
لگی ہو۔



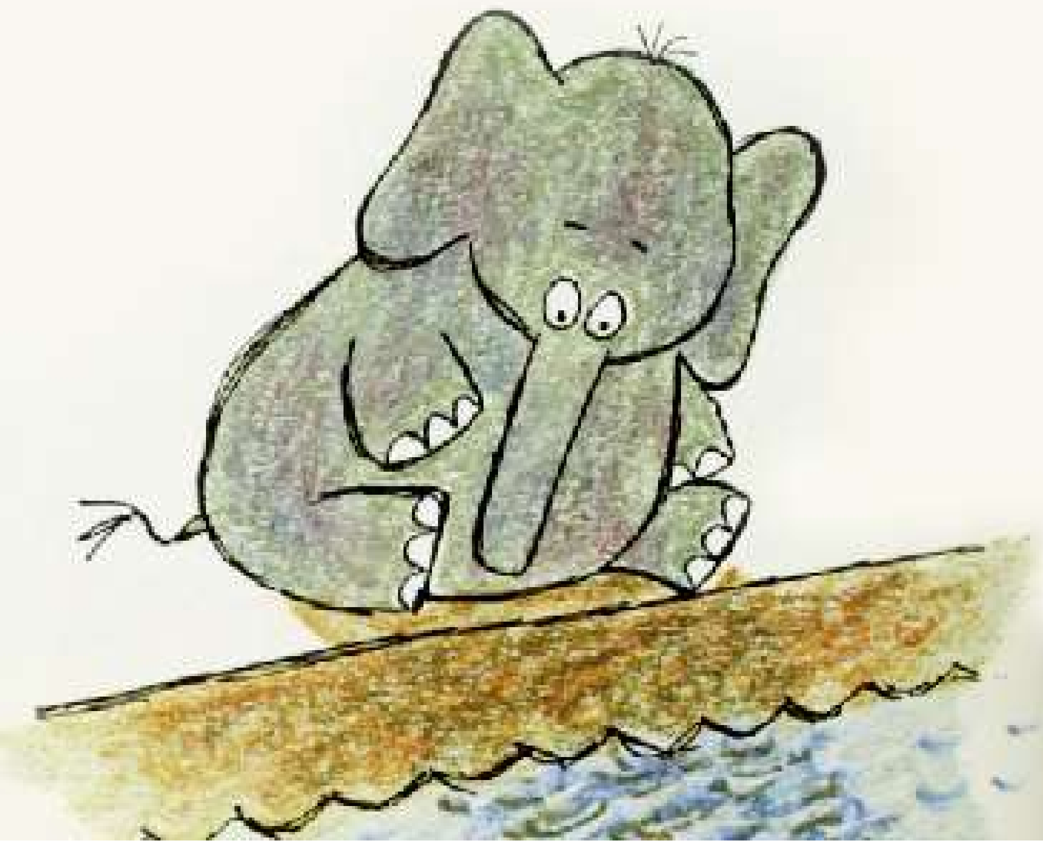
گووَبر بالکل ساکت کھڑا ہو گیا
اور کئی منٹ تک اپنے سائے کو دیکھتا رہا۔
وہ ذرا بھی نہیں ہلا۔



سب کچھ ٹھیک تھا!
گووَبر اب کافی بہتر محسوس کر رہا تھا۔
لیکن اس کا سایہ ابھی تک خندق کے پیندے میں تھا
اور گووَبر اسے باہر نہیں نکال سک رہا تھا۔



"یہ مر گیا ہے!" گووَبر نے سوچا۔
"لیکن اتنے معمولی سے گرنے سے یہ کیسے مر سکتا ہے؟ میرا سایہ تو
بہت مضبوط ہے۔
میں نے اس پر کئی بار قدم رکھا ہے، اور میں نے اسے کبھی نقصان
نہیں پہنچایا۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہا۔"
اور اس نے اپنا سر ہلایا۔ سائے نے بھی اپنا سر ہلایا۔



لیکن گووَبر اپنی جگہ سے نہیں ہلا۔

وہ اور اس کا سایہ ہمیشہ ساتھ رہے تھے۔

اب جب کہ اس کا سایہ مصیبت میں تھا، گووَبر اسے
چھوڑ کر نہیں جا سکتا تھا۔



جلد ہی دوپہر کی ہاتھی کی سواری کا وقت ہو گیا۔

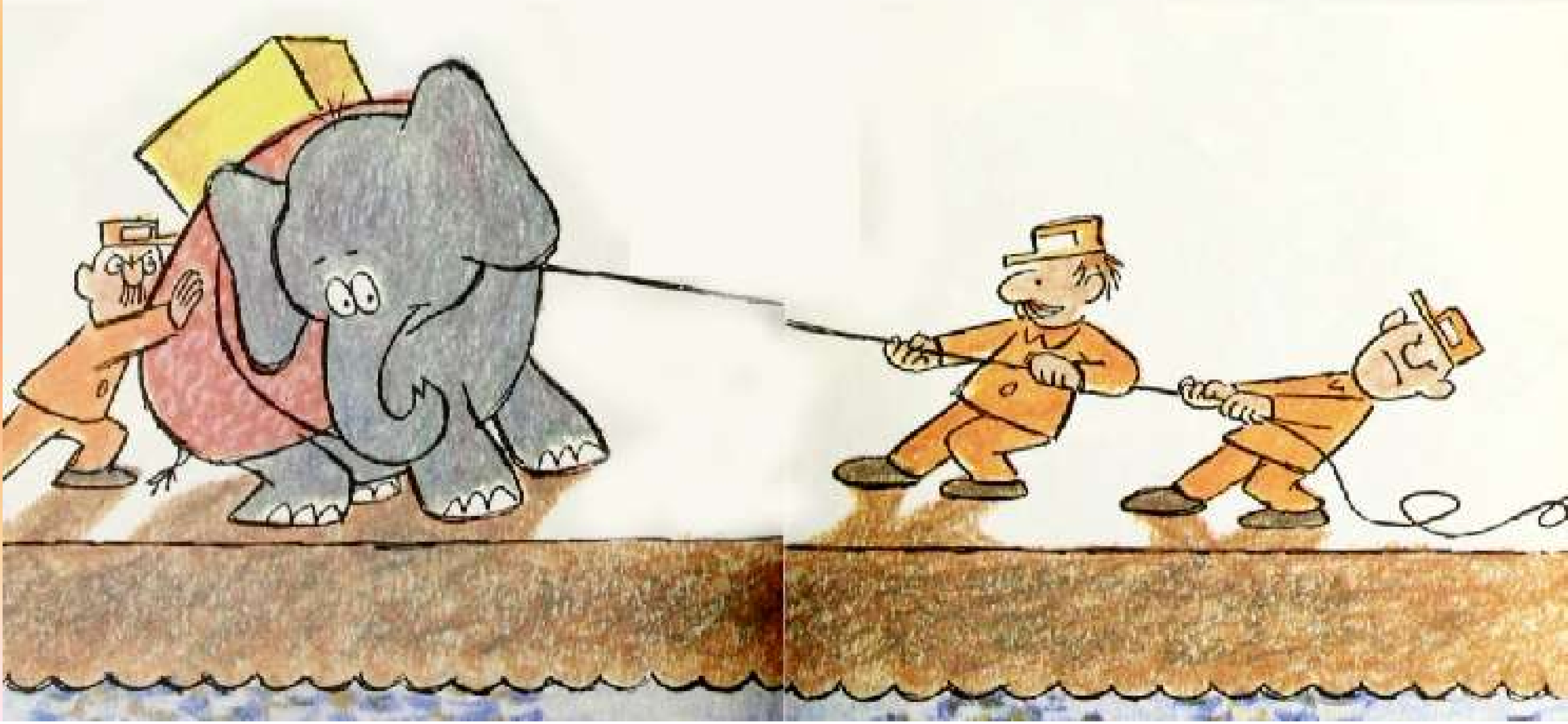
گووَبر کے تربیت کاروں نے اس کی کمر پر باکس باندھ دیا۔

انہوں نے کہا، "چلو، گووَبر۔"



چنانچہ انہوں نے ڈبہ کھول دیا
اور بچوں کو بتا دیا کہ آج ہاتھی کی
سواری نہیں ہوگی کیونکہ گوؤبر کی
طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔

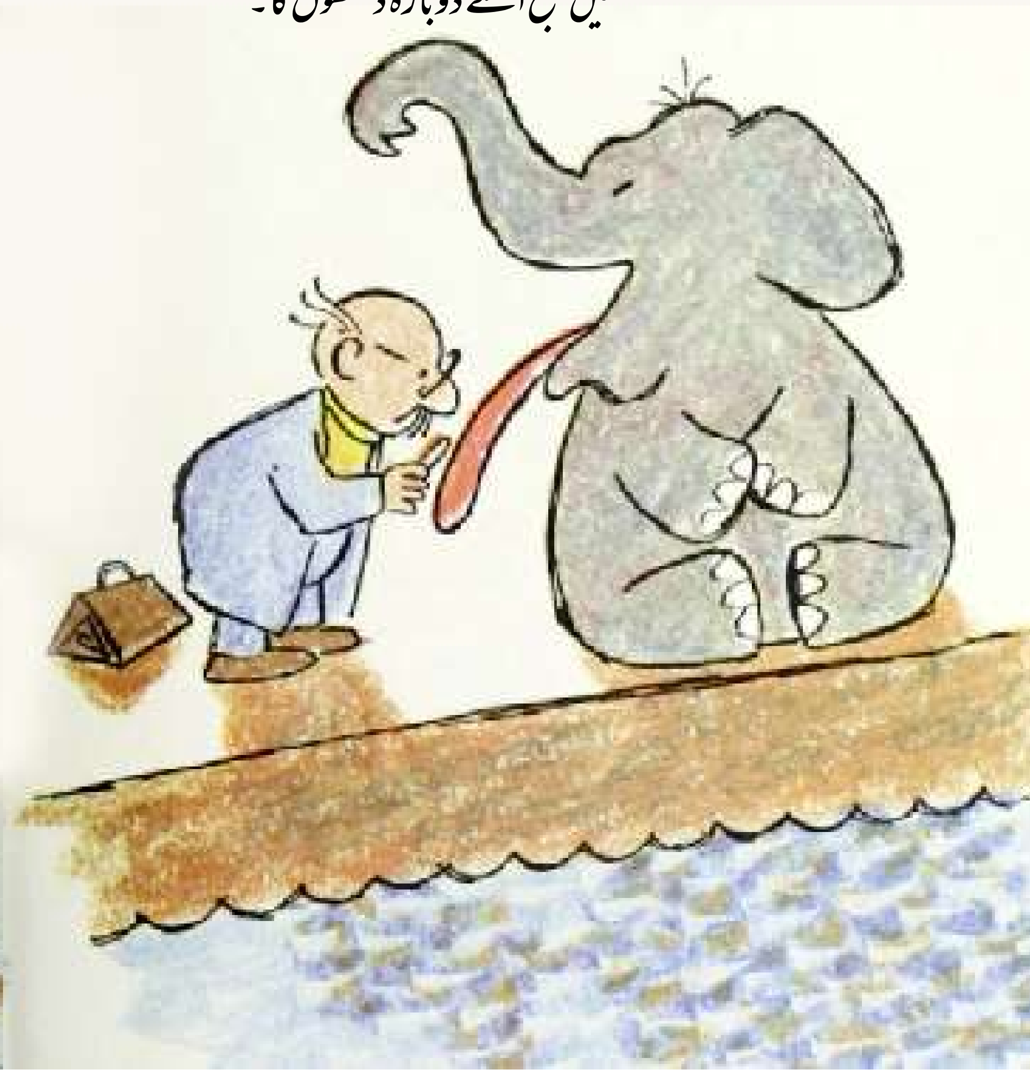
ٹرینرز نے دھکا دیا اور کھینچا۔
انہوں نے ڈانٹا اور پچکارا۔
لیکن گوؤبر نے ٹس سے مس ہونے سے انکار کر
دیا۔



جانوروں کا ڈاکٹر آیا،
لیکن اسے گوَبر میں کوئی
خرابی نظر نہ آئی ۔



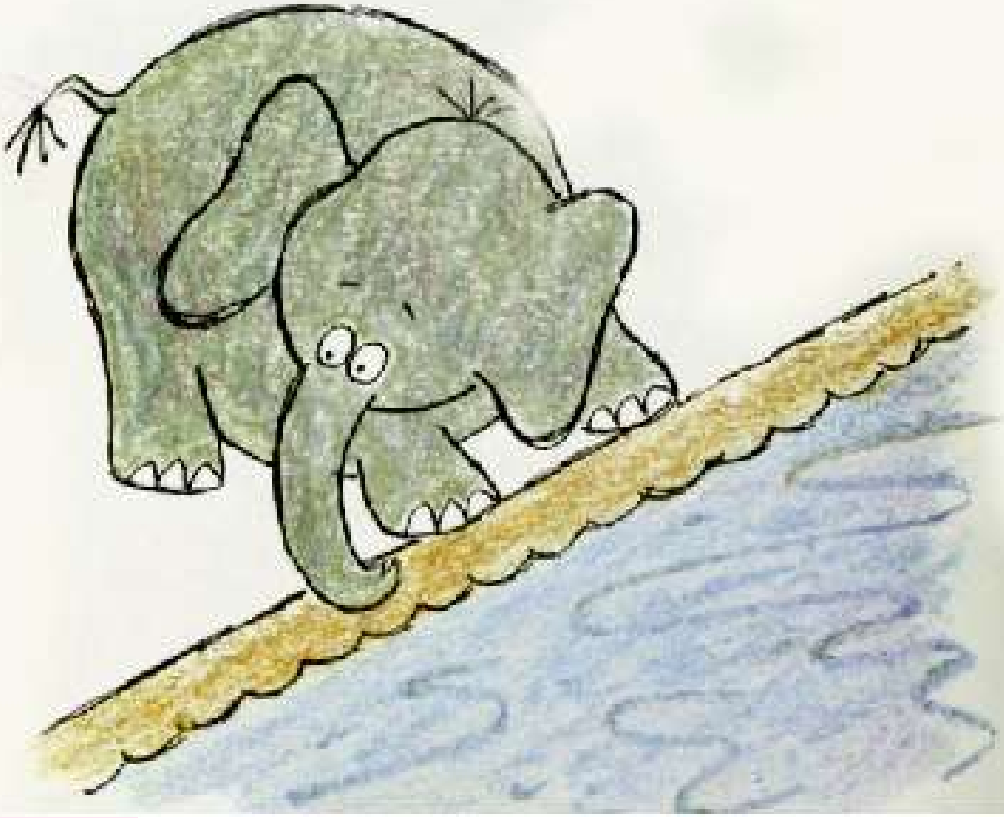
ڈاکٹر نے کہا، 'غالباً یہ اس کے کچھ
کھانے کی وجہ سے ہوا ہے ۔'
'میں صبح اسے دوبارہ دیکھوں گا ۔'



رات تھی ، اور گوبر اب تک
آپ کا سایہ نظر آنا بند ہوگیا۔
لیکن وہ وہاں ہے ۔ ٹھہرے رہے ،
آپ کا سایہ کی حمایت کرنے کے لئے.
پھر بارش شروع ہوگئی۔
بجلی بھی چمک رہی تھی ۔
اس کی روشنی میں گوبر دیکھا ،
وہ سایہ یہ ابھی تک موجود تھا۔
اس نے کچھ اور بھی دیکھا۔
کھائی میں پانی کی سطح اب بڑھ رہی تھی ۔
گووَبر کو معلوم نہیں تھا۔
اس کا سایہ تیر سکتا ہے یا نہیں۔
وہ بے چین ہو رہا تھا ،
اور یہ دعا کر رہا تھا
کاش جلد ہی صبح ہو جائے ۔



صبح تک بارش تھم چکی تھی،
لیکن گھرے بادلوں نے سورج کو چھپا رکھا تھا۔
گووَبر نے خندق کے کنارے سے نیچے دیکھا۔
پانی تقریباً اوپر تک آ چکا تھا۔
اور گووَبر کا سایہ کہیں نظر نہیں آ رہا تھا۔



"یہ ڈوب گیا!" گووَبر نے سوچا۔
"میں اسے پھر کبھی نہیں دیکھ سکوں گا!"

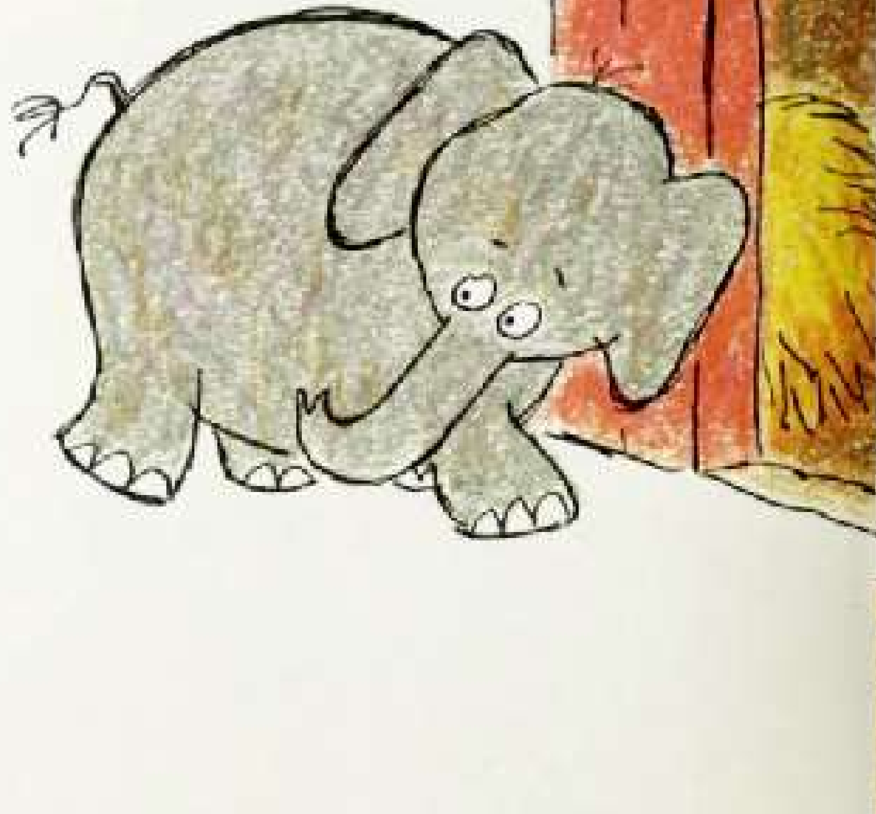


گووَبر اداسی کے ساتھ آہستہ آہستہ ہاتھیوں کے گھر کی طرف چلنے لگا۔

اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا، اس امید میں کہ اپنا سایہ دیکھ سکے۔

لیکن وہ وہاں نہیں تھا۔

اس کا دل رونے کو چاہ رہا تھا۔



گووَبر اپنے تاریک گھر کے اندر چلا گیا۔

وہ اکیلا رہنا چاہتا تھا،

اس لیے اس نے کونے میں چھپنے کی کوشش کی۔

"کیا آج صبح طبیعت کچھ بہتر ہے؟" ایک آواز آئی۔

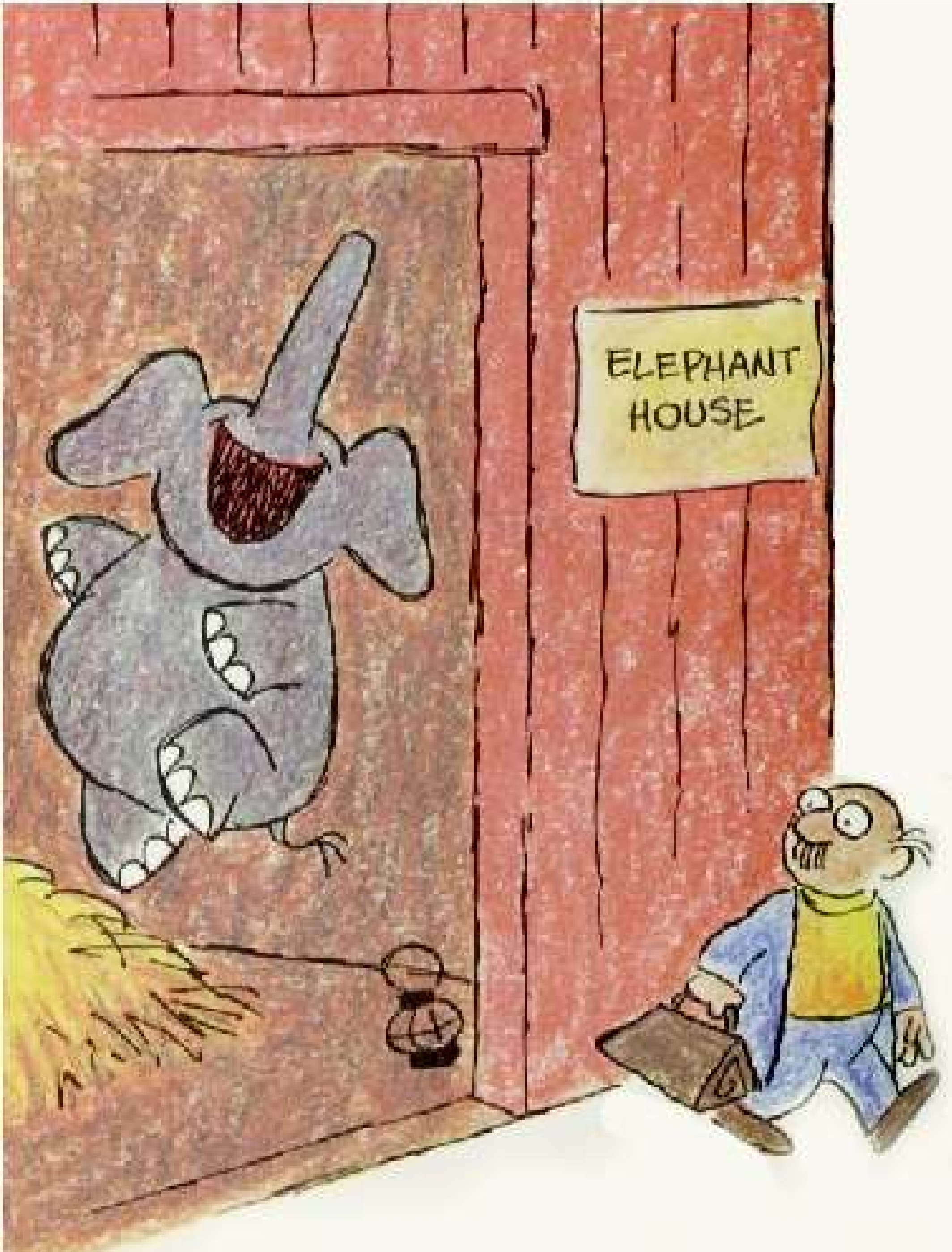
وہ ڈاکٹر تھا۔



ڈاکٹر نے لالٹین جلائی
تاکہ وہ گووَبر کو دیکھ سکے۔
اور گووَبر نے کچھ ایسا دیکھا کہ
اس کا دل خوشی سے باغ باغ ہوگیا۔
وہاں کونے میں...
بالکل اسی کونے میں جس کی طرف گووَبرا کا رخ تھا...
اس کا سایہ تھا! اتنا ہی بڑا جتنا ہمیشہ ہوتا تھا!
ساری رات پانی میں رہنے کے باوجود
وہ ذرا بھی نہیں سکڑا تھا۔







گوؤبر نہیں جانتا تھا کہ اس کا سایہ کب سے ہاتھیوں کے گھر میں تھا—یا وہ وہاں کیسے پہنچا۔ لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ وہ دونوں پھر سے ایک ساتھ تھے، اور یہی سب سے اہم بات تھی۔

ڈاکٹر نے گوؤبر سے کہا، "اچھا، بھئی واہ! مجھے نہیں معلوم کہ پہلے کیا مسئلہ تھا، لیکن اب تم بالکل ٹھیک ہو۔" اس نے گوؤبر کی تھپتھپائی کی، لالٹین بجھائی، اور دوسرے جانوروں کو دیکھنے چلا گیا۔

لالٹین کی روشنی کے بغیر
گووَبر کو اپنا سایہ مزید نظر نہیں آ رہا تھا۔
لیکن وہ جانتا تھا کہ وہ وہیں ہے،
بالکل محفوظ اور سلامت۔
گووَبر بہت خوش تھا۔

اس نے اچھا ناشتہ کیا
اور ایک بھرپور نیند لی۔
یہ ایک لمبی رات رہی تھی۔



جب صبح کی ہاتھی کی سواری کا وقت ہوا،
تو گوؤبر کے ٹرینرز اسے باہر لے گئے
اور اس کا بکس اوپر باندھ دیا۔
بادل چھٹ چکے تھے۔
سورج پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا۔
گوؤبر نے اپنے سائے کی طرف دیکھا
اور خوشی سے مسکرا دیا۔



بچوں کو ان کے پیسوں کا پورا بدلہ مل گیا۔
گوؤبر نے انہیں بہت لمبی سواری کرائی
کیونکہ وہ بہت اچھا محسوس کر رہا تھا۔
لیکن وہ بہت، بہت محتاط رہا
کہ خندق کے قریب کہیں نہ جائے۔
اور اس کا سایہ ہمیشہ اس کے قریب ہی رہا۔

ختم شد

